باقرا یا عالمِ سادات یا بحرُ العلوم
از علومِ خود بدفعِ جہلِ ما امداد کن
(اعلیٰ حضرت)
حضرت امام باقر ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ
سے مروی چالیس احادیث و آثار کا خوب صورت مجموعہ مع سوانح
بنام
اربعینِ امام باقر رضی اللہ عنہ
مرتّب
مولانا معراج علی مرکزی
باہتمام: شہزادۂ غوث اعظم، نبیرۂ شہنشاہِ کوکن، مخدومِ ملت
حضرت العلام شاہ سید آلِ رسول عبد القادر جیلانی قادری مدظلہ العالی
(بانی و سرپرست جیلانی مشن)
تقسیم کار
جیلانی مشن ممبئی
ناشر
المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں

باقرا یا عالمِ سادات یا بحرُ العلوم
از علومِ خود بدفعِ جہلِ ما امداد کن
(اعلیٰ حضرت)
حضرت امام باقر ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ
سے مروی چالیس احادیث و آثار کا خوب صورت مجموعہ مع سوانح
بنام
اربعینِ امام باقر رضی اللہ عنہ
مرتّب
مولانا معراج علی مرکزی
باہتمام: شہزادۂ غوث اعظم، نبیرۂ شہنشاہِ کوکن، مخدومِ ملت
حضرت العلام شاہ سید آلِ رسول عبدالقادر جیلانی قادری مدظلہ العالی
(بانی و سرپرست جیلانی مشن)
پبلیکیشنز المختار
ناشر
المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں
تقسیم کار
جیلانی مشن ممبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام کتاب	اربعین امام باقر رضی اللہ عنہ
مصنف	مولانا معراج علی مرکزی
تزئین وسیٹنگ	ابوسِنان عتیق الرحمٰن رضوی (جیلانی مشن، مالیگاؤں)
اشاعت اوّل	۱۴۴۶ھ/ ۲۰۲۴ء
باہتمام	شہزادۂ غوث اعظم، نبیرۂ شہنشاہِ کوکن، مخدومِ ملت حضرت العلام ابوالحسنین سید شاہ آلِ رسول عبدالقادر جیلانی قادری مدظلہ العالی (بانی وسربراہ جیلانی مشن)
بموقع	عرس سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
صفحات	۵۶
ناشر	المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں
تقسیم کار	جیلانی مشن
ہدیہ	ایک بار بغور مطالعہ و دعائے خیر

***

ملنے کے پتے	
المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں	9096957863
جیلانی مشن، ممبئی	9594978611
مولانا معراج علی مرکزی	9768720277

***

برائے ایصال ثواب: مرحوم مختار احمد پیر محمد، مرحومہ سائرہ بانو پیر محمد، مرحومہ زہرہ مختار احمد، مرحومہ طاہرہ عبدالخالق، مرحومہ رشیدہ محمد طیب، مرحومہ جمیلہ بانو محمد فاروق، مرحومہ سلطانہ بانو و جملہ مرحومین خانوادہ وامت مسلمہ

فہرست مشمولات

ادارتی مضامین

مختصر حالات: امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

***

عرضِ مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تبارک وتعالی کے فضل اور توفیق سے چند دنوں قبل ناچیز نے ''اربعین امام جعفر صادق'' کی تکمیل کی تھی۔ بعض احباب کی جانب سے فرمائش ہوئی کہ اسی طرح **''اربعین امام محمد باقر''** پر بھی کام کر دیا جائے۔ راقم نے اہل سنت کی کتابوں سے امام محمد باقر کے حالات اور آپ سے مروی چالیس احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی اور بحمدہ تعالیٰ چند دنوں میں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اب اس کوشش میں کتنا کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ قارئین کریں گے۔

میں ممنون ومشکور ہوں حضرت علامہ مفتی مشتاق احمد امجدی صاحب قبلہ مدظلہ العالی [صدر مفتی: ازہری دارالافتاء، ناسک] کا جنہوں نے راقم کی گزارش پر مقدمہ تحریر فرما کر کتاب کو سندِ اعتبار عطا فرمایا۔

اہلِ علم ودانش سے گزارش ہے کہ رسالہ میں کوئی شرعی غلطی نظر آئے تو ازراہِ اصلاح آگاہ فرمائیں، ناچیز احسان مند ہوگا۔ اور اگر کوئی خوبی نظر آئے تو فضل الٰہی تصور کریں اور ناچیز کے لیے دعائے مغفرت کر دیں۔

دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب کے صدقے ناچیز کی اس ادنی سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر منفعت اخروی سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

طالب دعا:

معراج علی مرکزی

***

تقدیم

از: ابوالاختر مشتاق احمد امجدی غفرلہ

(صدر مفتی: ازہری دارالافتاء، ناسک/صدرالمدرسین: امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک)

============✿✿✿✿============

''اربعین'' عربی گنتی کی ایک دہائی ہے جس کا معنی ''چالیس'' ہوتا ہے اور اہل علم کی اصطلاح میں کسی خاص عنوان پر چالیس احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمع کرنا ''اربعین'' کہلاتا ہے، ''اربعینیات'' اسی کی جمع ہے، اس کی اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف ہے:

" من حفِظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینها بعثه الله فقیها و کنت له یوم القیامة شافعاً وشهیداً"، ترجمہ: جو میری امت پر چالیس احکام دین کی حدیثیں حفظ کرے اسے اللہ دنیا سے فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع وگواہ ہوں گا۔

[مشکوٰۃ المصابیح، ص:۳۶]

اس حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے عظیم انعام واکرام اور بے پایاں الطاف وعنایات کی بشارت سنائی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس احادیثِ احکام حفظ کر کے لوگوں تک پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ حدیث شریف جس قدر مختصر عبارات پر مشتمل ہے اسی قدر اپنے دامن فضل وکرم میں غیر معمولی وسیع مفہوم رکھتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکورہ فرمان کے مطابق جس طرح چالیس احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد کر کے لوگوں کو سنانا بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کرنے کا سبب اور بارگاہ الٰہی میں معظم ومکرم بننے کا ذریعہ ہے یونہی چالیس احادیث کا ترجمہ اور تشریح کر کے لوگوں کو سمجھانا اور کتابی شکل میں چھاپنا بھی اسی حدیث پر عمل ہے، چناں چہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ حدیث مذکور کی شرح کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:

''اس حدیث کے بہت پہلو ہیں، چالیس حدیثیں یاد کر کے مسلمانوں کو سنانا،

چھاپ کر ان میں تقسیم کرنا، ترجمہ یا شرح کر کے لوگوں کو سمجھانا، راویوں سے سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا سب ہی اس میں داخل ہیں یعنی جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری امت تک پہنچادے تو قیامت میں اس کا حشر علمائے دین کے زمرے میں ہوگا، اور میں اس کی خصوصی شفاعت اور اس کے ایمان اور تقوی کی خصوصی گواہی دوں گا ورنہ عمومی شفاعت اور گواہی تو ہر مسلمان کو نصیب ہوگی''

[مرأۃ المناجیح، ج ۱: ص: ۲۱۳]

مذکورہ فرمان رسول کے مطابق جہاں ائمہ محدثین نے حدیثوں کے جوامع ومسانید تصنیف فرمائے وہیں ''اربعینیات'' لکھنے کا بھی خاصا اہتمام کیا ہے۔

''اربعینیات'' کی تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے دیگر فنون کی طرح اس کی تاریخ بھی بہت قدیم ہے نیز ذخائر کتب میں ''اربعینیات'' کا بھی ایک بہت بڑا ذخیرہ پایا جاتا ہے جن میں بعض مجموعے کسی خاص موضوع پر اور بعض مجموعے کسی خاص راوی کی مسندات پر اور بعض مختلف احکام شرعیہ پر مشتمل ہیں، اہل علم و ارباب بصیرت کے مابین مشہور ومعروف چند ''اربعینیات'' یہ ہیں:

● امام ہروی قدس سرہ کی ''الاربعون فی دلائل التوحید''۔
● امام ابونعیم اصبہانی قدس سرہ کی ''الاربعون حدیثا علی مذھب اھل السنة''۔
● امام ذہبی قدس سرہ کی ''الاربعون فی صفات رب العالمین''۔
● امام ابن کثیر قدس سرہ کی ''الاربعون فی الحث علی الجهاد''
● امام منذری قدس سرہ کی ''الاربعون الاحکامیة''
● امام ابن حجر قدس سرہ کی ''الاربعون فی ردع المجرم عن سب المسلم''۔
● محرر مذہب شافعی امام نووی قدس سرہ کی ''الاربعون للامام النووی''
● امام عراقی قدس سرہ کی ''الاربعون العشارية''۔

● محدث علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی ''الاربعون للشیخ عبد الحق الدہلوی''۔

قابل مبارک ہیں عزیز گرامی محب مکرم حضرت مولانا معراج علی مرکزی زید حبہ جنہوں نے مذکورہ حدیث شریف کی برکات کو سمیٹتے ہوئے ان عبقری شخصیات کی راہ پر چلتے ہوئے ''اربعینیات'' کا یہ مبارک سلسلہ شروع کیا، اگر یہ کہا جائے کہ زیر نظر چہل احادیث کا مجموعہ ''**اربعین امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ**'' بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک حسین اور اہم کڑی ہے تو یقیناً بے جا اور بے محل نہ ہوگا۔

فاضل مرتب نے انتہائی کوشش وجانفشانی سے اس مجموعہ میں سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی چالیس احادیث طیبہ کو جمع کرنے کا اہم فریضہ انجام دیا ہے، بحمدہ تعالیٰ فقیر نے پورا رسالہ مطالعہ کرنے کا شرف حاصل کیا اور ان مرویات کو پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس مجموعہ میں جن مرویاتِ سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمع کیا گیا ہے وہ عوام اہل سنت کی کامیاب زندگی اور مسلم معاشرہ کی صلاح وفلاح کے لیے رہنما نقوش وخطوط ہیں جن کی افادیت اور اہمیت نا قابل تحریر ہیں۔ نیز مرویات سے قبل حضرت راوی یعنی امام ابوجعفر سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت وسوانح بھی تحریر کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے جسے موصوف نے انتہائی خوش اسلوبی، حسن بیان اور بڑی کامیابی سے نبھایا ہے۔

مرتب گرامی ریاست مہاراشٹر کے شہر ممبئی کے ایک ممتاز وباعمل عالم دین ہیں، عالمی شہرت یافتہ دینی وعلمی دانش گاہ اور حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم علمی یادگار مرکز الدراسات الاسلامیہ ''جامعۃ الرضا'' بریلی شریف کے ہونہار فاضل ہیں، سردست عروس البلاد ممبئی کے ''**رضوی امجدی دارالافتاء**'' میں اختصاص فی الفقہ کی تعلیم اور فتویٰ نویسی کی تربیت لے رہے ہیں اور ساتھ ہی ''**سنی بیت اللہ مسجد، اندرانگر، گھاٹ کوپر**'' میں منصب خطابت پر فائز ہیں۔

موصوف کو تحریر وقلم اور تصنیف وتالیف سے خصوصی شغف ہے، اب تک آپ کے نوک قلم سے کئی ایک کتب ورسائل منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں، جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

- راہ ہدایت کے درخشاں ستارے۔
- حج وعمرہ پر ٹیکس لینا کیسا؟۔
- امام اعظم کی محدثانہ عظمت۔
- لقب غوث اعظم دلائل کی روشنی میں۔
- باتیں جو دل کی دنیا بدل دیں۔

مذکورہ کتب میں شروع کی دو کتابیں اردو ترجمہ ہے باقی تین کتابیں خاص آپ کے قلمی شاہکار ہیں اور نصف درجن سے زائد تحریری کام زیر ترتیب یا مرحلۂ تکمیل میں ہیں اور کچھ منتظر اشاعت، خدا کرے اصحاب خیر اس جانب توجہ کر دیں تو یہ کتب ورسائل شائع ہو کر عوام و خواص کو فیض پہنچائیں۔

موصوف کے قلم حق رقم سے سلسلۂ اربعینیات کی یہ دوسری کامیاب کوشش ہے، اس سے قبل **"اربعین امام جعفر صادق"** چھپ کر قارئین میں مقبول ہوئی۔ امید قوی ہے کہ اسے بھی غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوگی۔ گویا پہلے فرزند کی رویات کو جمع کیا اور اب والد بزرگوار کی مرویات کا حسین گلدستہ قارئین کی خدمت پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ موصوف کی دیگر تالیفات کی طرح اس کو بھی شرف قبول عطا فرمائے، اس رسالہ عجالہ کو مرتب موصوف کے لیے دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائے اور موصوف کو یونہی مزید دینی، تصنیفی اور تحریری کاموں کی توفیق رفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین۔ فقط والسلام۔

دعا گو و دعا جو

ابوالاختر مشتاق احمد امجدی غفرلہ

(خادم: ازہری دار الافتاء، ناسک

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک)

متوطن: احمد پور (پچھمّ ٹولہ افریل) پوسٹ کرہیلا بوبرا، ضلع کٹیہار، بہار

***

مختصر حالات امام ابو جعفر محمد بن علی باقر رضی اللہ عنہ

نام و نسب

آپ کا نام ''محمد'' کنیت ''ابو جعفر'' اور لقب ''باقر'' ہے، آپ نجیب الطرفین ہیں یعنی والد کی طرف سے حسینی سیّد ہیں اور والدہ کی جانب سے حسنی سیّد ہیں۔

والد کی جانب سے سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

محمد بن عليّ بن الحسين بن عليّ بن أبي طالب القرشي الهاشمي۔

والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

أمّ عبد الله بنت الحسن بن عليّ بن أبي طالب۔ (۱)

تعارف

آپ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے، امام زین العابدین کے شہزادے، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے پانچویں شیخِ طریقت ہیں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں:

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق کی بیٹی فروہ بنت قاسم کا نکاح امام باقر سے ہوا اُن کے بطن سے امام جعفر پیدا ہوئے تو صدیق اکبر تمام سیدوں کے نانا ہیں اور علی مرتضی سیدوں کے دادا۔ (۲)

ولادت باسعادت

علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں:

ومولده يوم الثلاثاء ثالث صفر سنة سبع وخمسين للهجرة۔ (۳)

''امام باقر کی ولادت ۳ صفر بروز منگل ۵۷ھ میں ہوئی۔''

---

(۱) تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، رقم الترجمۃ ۵۴۷۸، ج۲۶ص۱۳۶، ۱۳۷، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

(۲) مرآۃ المناجیح، حالات صحابہ وتابعین، ج۸ص۵۹۷، نعیمی کتب خانہ، گجرات

(۳) وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان، ج۴ص۱۷۴، دار صادر، بیروت

لقب باقر کی وجہ

آپ کو ''باقر'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اللہ رب العزت کے احکامات میں مخفی اسرار کو ظاہر فرما کر اُن کی حکمتیں بیان فرمائیں۔ علامہ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں:

وكان يقال لمحمد بن علي بن الحسين بن علي الباقر رضوان الله عليهم لأنّه بقر العلم وعرف أصله واستنبط فرعه۔ (۱)

''امام محمد بن علی کو ''باقر'' اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ نے علم وحکمت کے مخفی خزانوں کو کھولا اور احکام کا استنباط کیا۔''

علامہ عبدالرؤف مناوی فرماتے ہیں:

سمّي به لأنّه بقر العلم أي شقّه فعرف أصله وخفيّه۔ (۲)

''آپ کو باقر اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ نے علم کو چیر کر اس کی اصل حقیقت اور مخفی باتوں کو پہچانا۔''

امام باقر کی اولاد

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں:

امام محمد باقر کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

بیٹے: جعفر، عبداللہ، رضا، عبیداللہ، ابراہیم۔

بیٹیاں: زینب، امّ سلمی۔ (۳)

امام باقر رضی اللہ عنہ کی پرہیزگاری

علامہ شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں:

---

(۱) لسان العرب، ج ۴، ص ۷۴، دار صادر، بیروت

(۲) الکواکب الدریۃ فی تراجم السادۃ الصوفیۃ، رقم الترجمۃ ۱۷۱ محمد الباقر، ج ۱، ص ۴۴۰، دار صادر، بیروت

(۳) مرآۃ المناجیح، حالات صحابہ وتابعین، ج ۸، ص ۶۲۰، نعیمی کتب خانہ، گجرات

وروی أنّ أباجعفر کان یصلّی فی الیوم واللیلۃ مئۃ وخمسین رکعۃ۔ (۱)

’’مروی ہے کہ امام باقر روزانہ (فرائض وواجبات کے علاوہ) ایک سو پچاس رکعت نماز ادا کرتے تھے۔‘‘

اساتذۂ کرام

امام باقر رضی اللہ عنہ نے متعدد صحابۂ کرام سے حدیث روایت کی ہے، چناں چہ علامہ شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں:

روی عن أبیہ وجابر بن عبداللہ وأبی سعید وابن عمر وعبداللہ بن جعفر وعدۃ، وارسل عن عائشۃ وأمّ سلمۃ وابن عباس۔ (۲)

’’آپ نے اپنے والد امام زین العابدین، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن جعفر اور ایک جماعت سے حدیث روایت کی، نیز امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت امّ سلمہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مرسلاً حدیث روایت کی ہے۔‘‘

تلامذۂ کرام

بڑے بڑے فقہا ومحدثین آپ کے چشمۂ علم وحکمت سے سیراب ہوئے، چناں چہ علامہ شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں:

حدّث عنہ ابنہ جعفر بن محمد وعمرو بن دینار والأعمش والأوزاعی وابن جریج وقرۃ بن خالد وخلق۔ (۳)

---

(۱) تاریخ الاسلام للذہبی، رقم الترجمۃ ۵۴۹ محمد بن علیّ بن الحسین، ج ۷، ص ۴۶۴، دار الکتاب العربی، بیروت

(۲) تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمۃ ۱۰۹ أبوجعفر الباقر، ج ۱، ص ۱۲۴، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدرآباد، دکن

(۳) تذکرۃ الحفاظ للذہبی، رقم الترجمۃ ۱۰۹ أبوجعفر الباقر، ج ۱، ص ۱۲۴، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدرآباد، دکن

''آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں میں آپ کے صاحبزادے امام جعفر صادق، حضرت عمرو بن دینار، امام اعمش، امام اوزاعی، ابن جریج، قرہ بن خالد اور ایک جماعت ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے سلام

امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أتاني جابر بن عبدالله وأنا في الكتاب، فقال: اكشف عن بطنك، فكشفت عن بطني، فقبّله ثمّ قال: إنّ رسول الله ﷺ أمرني أن أقرأ عليك السلام۔ (۱)

''میرے پاس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما تشریف لائے، میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا، کہنے لگے: اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹائیں، میں نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو آپ نے اس کا بوسہ لیا پھر فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے آپ کو سلام کہنے کا حکم دیا تھا۔''

امام باقر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

حضرت حمّاد ابن امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

كان أبوجعفر محمد بن علي يدعو نفرًا من إخوانه كلّ جمعة فيطعمهم الطعام الطيب، ويطيبهم ويبخرهم، ويروحون إلى المسجد من منزله۔ (۲)

''امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو اپنے (دینی) بھائیوں کی دعوت کرتے، انھیں اچھا کھانا کھلاتے، انھیں عمدہ خوش بو سے مزین کرتے اور اپنے گھر سے مسجد تک ان کے ساتھ تشریف لے جاتے۔''

---

(۱) المعجم الأوسط للطبرانی، ج۶ ص ۱۴، رقم ۵۶۵۵، دار الحرمین، القاہرۃ

(۲) کتاب الاخوان لابن أبی الدنیا، باب فی إطعام الطعام للاخوان... الخ، ص ۲۳۷، رقم ۲۰۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

امام محمد باقر اور تعویذ پہننا

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الْقُرْآنَ فِي أَدِيمٍ ثُمَّ يُعَلِّقُهُ۔ (۱)

ترجمہ: آپ قرآن مجید کو چمڑے میں لکھ کر گلے میں لٹکانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اہلِ علم کی نظر میں

حافظ ابن سعد فرماتے ہیں:

وكان ثقة، كثير العلم، والحديث۔ (۲)

''آپ ثقہ تھے، علوم وفنون اور حدیث کی بہت زیادہ معرفت رکھنے والے تھے۔''

حافظ ابوالحسن عجلی فرماتے ہیں:

محمد بن على بن الحسين بن عليّ بن أبي طالب تابعي، ثقة، روى عن جابر بن عبد الله۔ (۳)

''امام محمد باقر تابعی ہیں، ثقہ ہیں، آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔''

حضرت عبد اللہ بن عطا فرماتے ہیں:

ما رأيت العلماء عند أحد أصغر علمًا منهم عند أبي جعفر، لقد رأيت الحكم عنده كأنه متعلم۔ (۴)

---

(۱) مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الطب، باب من رخص فی تعليق التعاويذ، ج ۸، ص ۳۲، رقم ۲۳۸۹۳، مكتبة الرشد، الرياض

(۲) الطبقات الكبير لابن سعد، الطبقة الثالثة من أهل المدينة من التابعين، رقم الترجمة ۱۸۱۰ أبو جعفر محمد، ج ۷، ص ۳۱۸، مكتبة الخانجی، القاهرة

(۳) تاریخ الثقات، باب الميم، رقم الترجمة ۱۴۸۶، ص ۴۱۰، دار الكتب العلمية، بيروت

(۴) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، رقم الترجمة ۲۳۵ محمد بن علی الباقر، ج ۳، ص ۱۸۶، دار الكتب العلمية، بيروت

”میں نے امام محمد باقر کے علاوہ علما میں سے ایسا کوئی نہیں دیکھا ،جس کے پاس علما کا علم بھی کم پڑ جائے ، میں نے حکم بن عیینہ کو ان کی خدمت میں اس طرح بیٹھے دیکھا ، گویا وہ طالب علم ہوں۔“

علامہ شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں:

ولقد كان أبو جعفر إمامًا ، مجتهدًا ، تاليًا لكتاب الله ، كبير الشأن ۔(١)

” ابوجعفر محمد باقر امام تھے ، مجتہد تھے ،قرآن کی (کثرت سے) تلاوت کرنے والے اور عظیم شان والے تھے۔“

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

ثقة فاضل ۔(٢)

” آپ ثقہ اور فضیلت والے ہیں۔“

امام ابونعیم اصفہانی فرماتے ہیں:

ومنهم الحاضر الذاكر ، الخاشع الصابر أبو جعفر محمد بن علی الباقر ۔(٣)

”انہیں تابعین میں سے بارگاہِ الٰہی میں حاضر رہنے والے ، ذکرِ الٰہی کرنے والے ، خوفِ خدا رکھنے والے اور صبر کرنے والے امام ابوجعفر محمد بن علی باقر رضی اللہ عنہ ہیں۔“

امام محمد باقر امام اعظم ابوحنیفہ کی نظر میں

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ جب مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو امام محمد باقر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی عقیدت کا اظہار

---

(١) سیر أعلام النبلاء ، رقم الترجمة ١٥٨ أبو جعفر الباقر ، ج ٤ ، ص ٤٠٢ ، مؤسسة الرسالة ، بیروت

(٢) تقریب التهذیب ، حرف المیم ، رقم ٦١٩١ ، ص ٨٧٩ ، دار العاصمة ، الریاض

(٣) حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء ، رقم الترجمة ٢٣٥ محمد بن علی الباقر ، ج ٣ ، ص ١٨٠ ، دار الکتب العلمیة ، بیروت

کرتے ہوئے فرمایا:

فإنّ لك عندي حرمة كحرمة جدك ﷺ في حياته على أصحابه۔ (۱)

”بے شک آپ کا ادب واحترام میرے نزدیک اسی طرح (ضروری) ہے جس طرح صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر آپ کے جدّ کریم نبی محتشم ﷺ کا ادب واحترام ظاہری زندگی میں (ضروری) تھا۔“

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میں نے اپنے استاذ گرامی سراج الامت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے ملاقات کی ہے اور اُن سے ایک مسئلہ بھی دریافت کیا جس کا جواب اتنا شاندار عطا فرمایا کہ اس سے شاندار جواب میں نے کسی سے نہ سنا نہ دیکھا۔“ (۲)

امام باقر رضی اللہ عنہ اور مختار ثقفی

عیسی بن دینار مؤذن کہتے ہیں:

سألت أباجعفر عن المختار، فقال: إنّ عليّ بن حسين قام على باب الكعبة، فلعن المختار، فقال له رجل: جعلني الله فداك، تلعنه، وإنّما ذبح فيكم؟

فقال: إنّه كان كذّابًا، يكذب على الله ورسوله۔ (۳)

”میں نے امام باقر سے مختار ثقفی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ امام زین العابدین نے خانۂ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر مختار ثقفی پر لعنت فرمائی، ایک

---

(۱) مناقب أبي حنيفة للموفق، الباب السابع في ذكر المسائل المستحسنة... الخ، ج۱، ص ۱۴۳، دار الكتاب العربي، بيروت

(۲) تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص۸۱، زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ، لاہور

(۳) الطبقات الكبير لابن سعد، بقية الطبقة الثانية من التابعين، ج۷، ص ۲۱۱، مكتبة الخانجي، القاهرة

شخص نے عرض کیا: اللہ مجھے آپ پر قربان کردے! آپ اس پر لعنت کررہے ہیں حالانکہ وہ آپ (اہلِ بیت) کی محبت میں مارا گیا؟ تو آپ نے فرمایا:

وہ کذّاب تھا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب جھوٹ منسوب کیا کرتا تھا۔‘‘

امام باقر رضی اللہ عنہ اور محبت شیخین

بسام بن عبداللہ صیرفی کہتے ہیں:

سألت أباجعفر قالت: ماتقول فی أبی بکر وعمر رضی الله عنهما؟فقال:والله إنّی لأتولاهما وأستغفر لهما .وماأدرکت أحدًا من أهل بیتی إلا وهو یتولاهما۔(۱)

’’میں نے امام باقر سے دریافت کیا کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور ان کے لیے رحمت ومغفرت کی دعا کرتا ہوں، اہل بیت میں سے جن کو بھی میں نے پایا وہ سب ان دونوں سے محبت کرتے تھے۔‘‘

کثیر ابو اسماعیل کہتے ہیں:

قلت لأبی جعفر محمد بن علی: وسألت عن أبی بکر وعمر فقال: بغض أبی بکر وعمر نفاق، وبغض الأنصار نفاق،
یا کثیر، من شكّ فیهما فقد شكّ فی السنة، تولاهما فما أصابك ففی عنقی۔(۲)

’’میں نے امام باقر سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

---

(۱) فضائل الصحابۃ ومناقبھم للدارقطنی، ذکر ماروی عن آل أبی طالب... الخ، ص ۶۴، رقم ۴۱، مکتبۃ الغرباء الأثریۃ، المدینۃ المنورۃ

(۲) الحجۃ فی بیان المحجۃ، ج ۲، ص ۳۵۱، دار الرایۃ، الریاض

’’ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا منافقت ہے اور انصار سے بغض رکھنا بھی منافقت ہے۔

اے کثیر! جس نے ان دونوں کے فضائل میں شک کیا اس نے سنت میں شک کیا۔ان دونوں سے محبت کرو،اگر اس وجہ سے تمہیں کوئی نقصان پہنچا تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔‘‘

کثیر النواء کہتے ہیں:

قلت لأبي جعفر محمد بن علي : جعلني الله فداك ،أرأيت أبابكر وعمر هل ظلما كم من حقكم من شيئ أو ذهبا به؟ قال: لا،والذي أنزل الفرقان على عبده ليكون للعٰلمين نذيرًا ما ظلمنا من حقنا شيئًا ـ قال: قلت: جعلني الله فداك فأتولاهما؟ قال: ويحك ! تولهما لعن الله مغيرة وبيان فإنهما كذبا علينا أهل البيت ـ (۱)

’’میں نے امام باقر سے دریافت کیا: اللہ مجھے آپ پر قربان کردے! کیا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے آپ کے کسی حق کے بارے میں آپ پر ظلم کیا ہے یا آپ کا حق چھین لیا ہے؟ آپ نے فرمایا:نہیں،قسم ہے اس ذات کی جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل فرمایا جو سارے جہان کو ڈرسنانے والا ہو،انہوں نے ہمارے حق کے بارے میں ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا ہے۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کردے! کیا میں ان دونوں سے محبت کروں؟ آپ نے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو،ان دونوں سے محبت کرتے رہو۔اللہ مغیرہ بن سعید مصلوب اور بیان بن سمعان پر لعنت فرمائے کہ ان دونوں نے ہم اہل بیت کی جانب جھوٹ منسوب کردیا۔‘‘

---

(۱) شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة لأبي القاسم اللالكائي، باب جماع فضائل الصحابة، كلام أهل البيت في أبي بكر وعمر، ج ۷، ص ۱۱۲۲، رقم ۲۶۶۲، مكتبة دار البصيرة، إسكندرية

عروہ بن عبداللہ بن قشیر بیان کرتے ہیں:

عن أبي جعفر قال: قال أبوبكر الصديق ،قلت: الصديق؟ قال: نعم ،الصديق ،وذكر حديثًا فيه ذكر عمر فقال:أمير المؤمنين عمر، فقلت :امير المؤمنين؟ قال:نعم ،أمير المؤمنين ۔(۱)

”امام باقر نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا (حضرت ابوبکر کے نام کے ساتھ ”صدیق“ کا لقب استعمال کیا) تو میں نے کہا: صدیق؟ آپ نے جواب دیا: جی ہاں، وہ صدیق تھے۔ پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر تھا، تو آپ کا نام لیتے ہوئے کہا: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: امیر امومنین؟ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں، وہ امیر المومنین تھے۔“

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لقيت أبا جعفر محمد بن علي، فقلت: ما تقول في أبي بكر وعمر؟ فقال: رحم الله أبا بكر وعمر، فقلت: إنه يقال عندنا بالعراق إنك لتبرأ منهما، فقال: معاذالله! كذب من قال هذا عني، أو ما علمت أن علي بن أبي طالب زوج ابنته أم كلثوم التي من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله سلم عمر بن الخطاب وجدتها خديجة وجدها رسول الله صلى الله عليه وآله سلم۔(۲)

میں ابو جعفر محمد بن علی [امام باقر] سے ملا، میں نے کہا: آپ ابوبکر اور عمر [رضی اللہ عنہما] کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خدا ابوبکر و عمر پر رحمت نازل فرمائے۔ میں

---

(۱) فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل، باب ماروی أن أبا بکر جاء لیستاذن... الخ، ج۱، ص ۲۴۰، رقم۲۹۶، جامعة أمّ القری، مکة المکرمة

(۲) المنتظم فی تاریخ الملوک والأمم، ج۷، ص۱۶۱، دارالکتب العلمیة، بیروت

نے کہا: ہمارے شہر عراق میں آپ کے متعلق [کچھ لوگوں کی طرف سے] کہا جاتا ہے کہ آپ اُن پر تبرا کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: اللہ کی پناہ! جس نے میرے متعلق ایسا کہا اس نے جھوٹ بولا۔کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں ،اُن کا نکاح حضرت عمر [رضی اللہ عنہ] سے فرمایا، اُن [حضرت عمر کی بیوی] کی نانی حضرت خدیجہ [رضی اللہ عنہا] ہیں اور نانا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

امام محمد باقر اور اعلیٰ حضرت

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ایک طویل عربی شجرہ طریقت بصیغۂ درود تحریر فرمایا ہے، اُس میں امام باقر کا ذکر اس انداز میں کرتے ہیں:

اللھم صلّ وسلّم وبارك عليه وعليهم وعلى المولى السيّد الإمام محمد بن عليّ الباقر رضى الله تعالى عنهما ۔ (۱)

ترجمہ: اے اللہ! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سردار و آقا محمد بن علی باقر رضی اللہ عنہما پر درود و سلام بھیج اور اُن پر برکت نازل فرما۔

نیز اپنے نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش''میں فارسی میں استغاثہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؎

باقرا یا عالمِ سادات یا بحرُ العلوم
از علومِ خود بدفعِ جہلِ ما امداد کن۔(۲)

یعنی اے امام باقر! آپ ساداتِ کرام کے بہت بڑے عالم اور علوم کا سمندر ہیں۔ اللہ رب العزت کی جانب سے عطا کیے گئے اُن علوم سے میری جہالت دور فرما کر میری مدد

---

(۱) تاریخ وشرح شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ،ص ۱۰۸،ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

(۲) حدائق بخشش، حصہ دوم،ص ۳۲۸،مکتبۃ المدینہ، کراچی

کیجیے۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے فرامین

(۱) تکبر کم عقلی کا سبب ہے:

مادخل قلب امرء شيئ من الكبر إلا نقص من عقله مثل مادخله من ذلك، قل ذلك أو كثر۔ (۱)

”جس قدر تکبر انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے اسی قدر اس کی عقل کم ہو جاتی ہے، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔“

(۲) عیب دار ہونے کی نشانی:

و كفى بالمرء عيبًا أن يبصر من الناس مايعمى عليه من نفسه، وأن يأمر الناس بمالا يستطيع أن يفعله ،وينهى الناس بمالا يستطيع أن يتحول عنه، وأن يؤذي جليسه بمالا يعنيه۔ (۲)

”آدمی کے عیب دار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ لوگوں میں اس عیب کو دیکھے جسے خود میں دیکھنے سے اندھا ہو، لوگوں کا اس چیز کا حکم دے جسے خود نہیں کر سکتا، لوگوں کو اس چیز سے روکے جس سے خود باز نہیں رہ سکتا اور اپنے ہم نشینوں کو بلا وجہ تکلیف پہنچائے۔“

(۳) ہر برائی کی چابی:

اپنے صاحبزادے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

يا بنيّ إياك والكسل والضجر ،فإنهما مفتاح كلّ شر ۔إنك إن كسلت لم تؤدّ حقًا ،وإن ضجرت لم تصبر على حق۔ (۳)

---

(۱) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، رقم الترجمۃ ۲۳۵ محمد بن علی الباقر، ج ۳، ص ۱۸۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) البدایۃ والنہایۃ، ج ۹، ص ۳۱۲، مکتبۃ المعارف، بیروت

(۳) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، رقم الترجمۃ ۲۳۵ محمد بن علی الباقر، ج ۳، ص ۱۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

''اے بیٹے! سستی اور تنگ دلی سے بچتے رہنا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہیں کہ اگر سستی کا شکار ہوگے تو حق ادا نہیں کر پاؤ گے اور اگر تنگ دلی کا شکار ہو گئے تو حق پر صبر نہیں کر سکو گے۔''

(۴) سب سے زیادہ مشکل اعمال:

أشدّ الأعمال ثلثة: ذكر الله على كلّ حال، وانصافك من نفسك، ومواساة الأخ في المال۔ (۱)

ترجمہ: تین اعمال سب سے زیادہ مشکل ہیں: [۱] ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا [۲] اپنے آپ سے انصاف کرنا [۳] ضرورت مند مسلمان بھائی سے مالی تعاون کرنا۔

(۵) محبت جانچنے کا طریقہ:

اعرف المودّة لك في قلب أخيك بماله في قلبك۔ (۲)

ترجمہ: تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے اس کا اندازہ تم اس بات سے لگاؤ کہ تمہارے دل میں اپنے بھائی کی کتنی محبت ہے۔

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی چند آثار

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہترین خلیفہ ہیں:

حدّثنا يحيى بن منصور القاضي ثنا أبوبكر محمد بن محمد بن رجاء ثنا إبراهيم بن المنذر الحزامي ثنا يحيى بن سليم عن جعفر بن محمد عن أبيه عن عبدالله بن جعفر رضي الله عنهما قال:

---

(۱) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، رقم الترجمۃ ۲۳۵ محمد بن علی الباقر، ج ۳، ص ۱۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفین من التابعین ومن بعدھم، رقم الترجمۃ ۱۷۱۔ أبوجعفر محمد بن علی بن الحسین، ص ۳۳۳، دار الکتاب العربی، بیروت

وَلِّينا أبو بكر فكان خير خليفة الله وأرحمه بنا وأحناه علينا ۔[۱]

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''جس ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا گیا یہ اللہ تعالی کے بہترین خلیفہ ثابت ہوئے، وہ ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور ہمارا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے تھے۔''

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت:

حدّثنا الفضل بن حباب البصری قثنا القعنبی قثنا سلیمان بن بلال عن جعفر بن محمد یعنی الصادق عن أبیه قال:

لمّا غسل عمر بن الخطاب و كفن وحمل على سريره وقف عليه على بن أبي طالب فقال:

والله ما على الأرض رجل أحب إلى من أن ألقى الله بصحيفته من هذا المسجى ۔[۲]

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور انہیں چارپائی پر لٹادیا گیا تو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم ان کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''اللہ کی قسم! روئے زمین پر اس کپڑا لپیٹے ہوئے شخص سے بڑھ کر کوئی بھی آدمی ایسا نہیں جس کے متعلق میری یہ خواہش ہو کہ میں اس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالی سے ملوں۔''

---

(۱) المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر الروایات الصحیحۃ عن الصحابۃ.... الخ، ج ۳، ص ۸۴، رقم ۴۴۶۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) فضائل الصحابۃ لأحمد بن حنبل، ومن فضائل عمر بن الخطاب من حدیث أبی بکر بن مالک... الخ، ص ۴۱۸، رقم ۶۵۲، جامعۃ أم القری، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

(۳) حضرت عمر بن خطاب و امّ کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح:

أخبرنا أبو عبداللہ الحافظ ثنا الحسن بن یعقوب وإبراھیم بن عصمۃ قالا: ثنا السری بن خزیمۃ ثنا معلی بن أسد ثنا وھیب بن خالد عن جعفر بن محمد عن أبیہ عن علی بن الحسین (ح) وأخبرنا أبو عبداللہ الحافظ ثنا أبو العباس محمد بن یعقوب ثنا أحمد بن عبدالجبار ثنا یونس بن بکیر عن ابن إسحاق حدّثنی أبو جعفر عن أبیہ علی بن الحسین قال:

لمّا تزوج عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أمّ کلثوم بنت علیّ رضی اللہ عنھم أتی مجلسًا فی مسجد رسول اللہ ﷺ بین القبر والمنبر للمھاجرین لم یکن یجلس فیہ غیرھم فدعوا لہ بالبرکۃ فقال: أما واللہ ما دعانی إلی تزویجھا إلا أنی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول:

کل سبب ونسب منقطع یوم القیامۃ إلا ما کان من سببی و نسبی۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت امّ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو روضۂ رسول اور منبر نبوی کے درمیان مہاجرین کے سامنے آ کر ایک مقام پر بیٹھ گئے جہاں مہاجرین کے علاوہ کوئی نہ بیٹھتا تھا، مہاجرین نے آپ کو (اس نکاح پر) برکت کی دعا دی، آپ نے فرمایا: بخدا میں نے ان سے نکاح صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ میں نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

---

(۱) السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب النکاح، باب الأنساب کلھا منقطعۃ... الخ، ج ۷، ص ۱۰۱، ۱۰۲، رقم ۱۳۳۹۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

''قیامت کے دن میرے نسب اور سبب کے سوا تمام نسب اور سبب ختم ہو جائیں گے۔'' اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سبب ونسب قائم ہو۔

وصال پرملال ومدفن

آپ کے سنِ وصال میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ اصح یہ ہے کہ آپ کا وصال ۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ میں ہوا، چنانچہ علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی فرماتے ہیں:

توفی سنة أربع عشرة ومائة على الصحيح۔ (۱)

''امام باقر کا وصال صحیح روایت کے مطابق ۱۱۴ھ میں ہوا۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی فرماتے ہیں:

والأصح أنه مات سنة أربع عشرة۔ (۲)

''اصح یہ ہے کہ امام باقر کا وصال ۱۱۴ھ میں ہوا۔''

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (متوفی ۱۳۵۰ھ) فرماتے ہیں:

توفّي في المدينة المنورة ودفن في قبة العباس رضي الله عنهما۔ (۳)

''مدینہ منورہ میں آپ کا وصال ہوا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب تدفین ہوئی۔''

(۱) الوافی بالوفیات، ج ۴، ص ۷۷، رقم الترجمة ۱۵۸۵، دار إحیاء التراث العربی، بیروت

(۲) تھذیب التھذیب، ج ۳، ص ۶۵۱، مؤسسة الرسالة، بیروت

(۳) جامع کرامات الأولیاء، ذکر کرامات من اسمہ محمد، ج ۱، ص ۱۶۴، مرکز اہل سنت برکات رضا، پوربندر، گجرات

حدیث[۱]

عاجزی وانکساری کا فائدہ

حدّثنا محمد بن علی بن عمر بن سلم ثنا محمد بن أحمد ثنا الهیثم بن أحمد ابن المؤمل ثنا عبدالله بن ابراهیم الغفاری عن نصیر بن سعید الأسلمی عن سوید عن أبی جعفر عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

من کان حسن الصورة فی حسب لایشینه متواضعًا کان من خالصی الله عزوجل یوم القیامة۔(۱)

ترجمہ: حضرت امام باقر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو حسین وجمیل اور شریف الاصل ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری کا پیکر ہوگا تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جنہیں اللہ عزوجل قیامت کے دن نجات عطا فرمائے گا۔''

حدیث[۲]

عادل کون ہے؟

حدّثنا أبوبکر محمد بن علی بن محمد الغزّال ثنا علی بن محمد بن مهرویه القزوینی وإسماعیل بن عبدالوهاب قالا ثنا داود بن سلیمان ثنا علی بن موسی الرضا حدّثنی أبی عن أبیه جعفر عن أبیه محمد عن أبیه علیّ

(۱) حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء، رقم الترجمة ۲۳۵ محمد بن علی الباقر، ج۳،ص۱۹۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

عن أبيه الحسين بن عليّ عن أبيه عليّ بن أبي طالب قال: قال رسول الله ﷺ:

من عامل الناس فلم يظلمهم وحدّثهم فلم يكذبهم ووعدهم فلم يخلفهم فهو ممن كملت مروّته وظهرت عدالته ووجبت أخوته۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے لوگوں کے ساتھ معاملہ کیا اور ان پر ظلم نہ کیا، ان سے بات کی تو جھوٹ نہیں بولا، ان سے وعدہ کیا لیکن وعدہ خلافی نہ کی تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جس کی مروّت کامل ہوگئی اور اس کی عدالت ظاہر ہوگئی اور اس کی اخوت لازم ہوگئی۔''

حدیث [۳]

سب سے افضل عمل

أخبرنا الحسن بن سفيان حدّثنا محمد بن المنهال الضرير حدّثنا يزيد بن زريع حدّثنا هشام هو الدستوائی عن يحيى بن أبي كثير عن أبي جعفر عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ:

أفضل الأعمال عند الله إيمان لاشك فيه وغزو لاغلول فيه وحج مبرور۔ قال أبو هريرة: حجة مبرورة تكفّر الخطايا سنة۔ (۲)

---

(۱) کتاب تاریخ أصبهان، باب المیم، من اسمه محمد بن علی بن محمد بن شنبویہ، رقم الترجمة ۱۶۷۴، ج ۲، ص ۲۷۱، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲) الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجهاد، ذکر البیان بأن الجهاد الذی هو من أفضل الجهاد... الخ، ج ۱۰، ص ۴۵۷، ۴۵۸، رقم ۴۵۹۷، مؤسسة الرسالة، بیروت

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر عمل ایسا ایمان ہے جس میں کوئی شک نہ ہو، اور ایسا جہاد ہے جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور حجِ مبرور ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مبرور حج ایک سال کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔''

حدیث [۴]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تکمیل کی

حدّثنا علی بن عبداللہ حدّثنا سفیان حدّثنا عمرو سمع محمد بن علیّ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم قال: قال النبی ﷺ:

لو قد جاء مال البحرین قد أعطیتك هكذا وهكذا، فلم يجيء حتى قبض النبی ﷺ فلمّا جاء مال البحرين أمر أبوبكر فنادى: من كان له عند النبی ﷺ عدة أو دين فليأتنا، فأتيته فقلت: إنّ النبی ﷺ قال لی كذا وكذا، فحثى لی حثية فعددتها فإذا هو خمسمئة وقال: خذ مثليها۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر بحرین کا مال آگیا تو اس میں سے تمہیں اتنا دوں گا۔'' ابھی بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر نے منادی کرنے

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الکفالۃ، باب من تکفل عن میت دینا... الخ، ص ۵۴۹، ۵۵۰، رقم ۲۲۹۶، دار ابن کثیر، دمشق بیروت

کاحکم دیا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض ہوتو وہ ہمارے پاس آئے، چنانچہ میں نے حاضر ہوکر عرض کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یوں فرمایا تھا۔آپ نے مجھے مٹھی بھر کر دیا۔ میں نے گِنا تو وہ پانچ سو تھے۔فرمایا کہ اتنے ہی اور لے لو۔''

حدیث[۵]

انگوٹھی کس ہاتھ میں پہنی جائے؟

ثنا أبو الخطاب زياد بن يحيى أنا عبدالله بن ميمون عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبدالله:

أنّ النبي ﷺ كان يتختّم في يمينه.(۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔''

حدیث[۶]

فقہ کی اہمیت

أنا محمد بن أحمد بن رزقويه البزاز نا عثمان بن أحمد الدّقاق نا أحمد بن علي الخزاز نا أبو الأزهر: محمد بن عاصم نا هارون بن مسلم العجلي نا القاسم بن عبدالرحمن عن محمد ابن علي عن أبيه قال: خطبنا معاوية بن أبي سفيان قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:

(۱) شمائل النبی للترمذی، باب ماجاء فی تختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۱۰۶، ۱۰۷، رقم ۱۰۰، مکتبۃ العلوم والحکم، مصر

من یرد اللہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین، یا أیھا الناس تفقھوا۔(۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے، اے لوگو! علمِ فقہ حاصل کرو۔''

حدیث[۷]

تلبیہ کے الفاظ

حدّثنا زید بن أخزم قال: حدّثنا مؤمّل بن إسماعیل قال: حدّثنا سفیان، عن جعفر بن محمد عن أبیہ عن جابر قال:

کانت تلبیۃ رسول اللہ ﷺ: لبیك! اللھم لبیك! لبیك! لا شریك لك لبیك! إنّ الحمد والنعمۃ لك والملك، لا شریك لك۔(۲)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: لبیك! اللھم لبیك! لبیك! لا شریك لك لبیك! إنّ الحمد والنعمۃ لك والملك، لا شریك لك۔''

---

(۱) الفقیہ والمتفقہ للخطیب، باب ذکر الروایۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فضل التفقہ... الخ، ج۱، ص ۸۳، ۸۴، رقم ۲۲، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

(۲) سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب التلبیۃ، ج ۴، ص ۴۱۶، رقم ۲۹۱۹، دار الجیل، بیروت

حدیث [۸]

ایمان کامل کب ہوتا ہے؟

حدّثنا سليمان بن أحمد قال: حدّثنا عبدالله بن ناجية ثنا محمد بن عثمان الفراء الأسدى ثنا عبدالله وعقيل الوحيدى ثنا حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن على عن على بن الحسين عن الحسين بن على عن على بن أبي طالب عن النبى ﷺ قال:

لايكون المؤمن مؤمنًا ولايستكمل الإيمان حتى يكون فيه ثلاث خصال: اقتباس العلم وصبر على المصائب وترفق فى المعاش، وثلاث خصال تكون فى المنافق: إذا حدث كذب، وإذا ائتمن خان، وإذا وعد أخلف۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کسی مومن کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا جب تک اس میں تین خصلتیں نہ ہوں: (۱) حصولِ علم کی کوشش (۲) مصیبتوں پر صبر کرنا (۳) رزق میں کفایت شعاری۔ اور منافق میں تین خصلتیں ہوتی ہیں: (۱) بولے تو جھوٹ بولے (۲) امانت میں خیانت کرے (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔"

حدیث [۹]

طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

أخبرنا أبومصعب المدنى قراءةً عن عبدالعزيز بن عمران عن

---

(۱) معرفة الصحابة لأبى نعيم الأصفهانى، باب العين، من اسمه على، ص ۱۹۷۰، رقم ۴۹۴۹، دار الوطن، الرياض

جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله

أنّ رسول الله ﷺ قرأ في ركعتي الطواف بسورتي الإخلاص (قُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) و (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف کی دو رکعتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔''

حدیث [۱۰]

صدقہ دے کر واپس مانگنے والا

حدّثني إبراهيم بن موسى الرازي وإسحق بن إبراهيم قالا: أخبرنا عيسى ابن يونس حدّثنا الأوزاعيّ عن أبي جعفر محمد بن عليّ عن ابن المسيّب عن ابن عباس أنّ النبي ﷺ قال:

مثل الذي يرجع في صدقته كمثل الكلب يقيئ ثم يعود في قيئته فيأكله۔ (۲)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص صدقہ کر کے رجوع کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کتا قے کرے پھر اپنی قے میں رجوع کر کے اس کو کھالے۔''

(۱) جامع الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء مایقرأ فی رکعتی الطواف، ج ۲، ص ۲۱۱، رقم ۸۶۹، دار الغرب الاسلامی، بیروت

(۲) صحیح مسلم، کتاب الھبات، باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ... الخ، ص ۶۲۷، رقم ۱۶۲۲، دار طیبۃ، الریاض

حدیث[۱۱]

اکرامِ والدین کا فائدہ

حدّثنا عثمان بن محمد بن جعفر الكوفى ثنا محمد بن أحمد بن يزيد الرياحى ثنا أبي ثنا يحيى بن سابق المدينى عن خيثمة بن خليفة بن خيثمة بن عبدالرحمن الجعفى عن ربيعة بن أبي عبدالرحمن الرأى عن أبي جعفر محمد بن على بن الحسين عن جابر بن عبدالله قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:

كان فيما أعطى الله موسى فى الألواح الأول: اشكر لى ولوالديك أقك المتالف، وأنسى لك فى عمرك، وأحييك حياة طيبة وأقلبك إلى خير منها۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو پہلی تختیوں میں جو عطا فرمایا تھا اس میں یہ تھا: میرا اور اپنے والدین کا شکر کر، میں تجھے ہلاکت کی جگہوں سے بچاؤں گا، تیری عمر دراز فرماؤں گا، تجھے ستھری زندگی جلاؤں گا اور تجھے اس سے بہتر کی طرف پلٹاؤں گا۔“

حدیث[۱۲]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آبا و اجداد پاک تھے

حدّثنا حاتم بن إسماعيل عن جعفر عن أبيه قال: قال رسول

---

(۱) الترغیب فی فضائل الأعمال لابن شاهین، باب مختصر من کتاب بر الوالدین... الخ، ص ۹۴، رقم ۲۹۹، دار الکتب العلمیة، بیروت

اللہ ﷺ:

خرجت من نكاح لم أخرج من سفاح من لدن آدم ،لم يصبني سفاح الجاهلية۔(۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ آدم علیہ السلام سے اب تک بدکاری سے پیدا نہیں ہوا، جاہلیت کی بدکاری مجھ تک نہیں پہنچی۔“

حدیث [۱۳]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ خصائص

حدّثنا أبوشعيب عبدالله بن الحسن الحراني قال: حدّثني جدي قال: حدّثنا موسى بن أعين عن عطاء بن السائب عن أبي جعفر عن أبيه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:

أعطيت خمسًا لم يعطهن أحد قبلي ؛أرسلت إلى الأبيض والأسود والأحمر ،وجعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا، ونصرت بالرعب، وأحلت لي الغنائم ولم تحل لأحد قبلي ،وأعطيت جوامع الكلم۔(۲)

ترجمہ: امام باقر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مجھے پانچ ایسی خصلتیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں تھیں: مجھے سفید، سیاہ و سرخ (تمام مخلوق) کا رسول بنا کر بھیجا گیا، میرے لیے روئے زمین کو سجدہ گاہ اور

---

(۱) مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ج ۱۱، ص ۶، رقم ۳۲۱۷۳، مكتبة الرشد، الرياض

(۲) كتاب الشريعة للآجري، باب ما فضل الله عزوجل به نبينا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم في الدنيا... الخ، ج ۱۲، ص ۱۵۵۲، رقم ۱۰۴۲، دار الوطن، الرياض

پاک قرار دیا گیا، رعب و دبدبہ کے ذریعے میری مدد کی گئی، میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کی امت کے لیے حلال نہیں تھا اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے۔''

حدیث [۱۴]

جھگڑا کرنے سے عزت و مروّت ختم ہوجاتی ہے

أخبرنا أبو عبد الله الحافظ أنا أبو سعيد عمرو بن محمد بن منصور نا محمد بن الحارث ببغداد نا حفص بن عمر الأيلي نا عبد الله بن محمد بن عمر بن علي نا أبو جعفر محمد بن علي عن أبيه عن جده عن علي قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:

من كثر همّه سقم بدنه ومن ساء خلقه عذب نفسه ومن لاحى الرجال سقطت مروءته وذهبت كرامته.

وقال رسول الله ﷺ:

لم يزل جبريل عليه السلام ينهاني عن عبادة الأوثان وشرب الخمر وملاحاة الرجال۔[1]

ترجمہ: امام باقر حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جس شخص میں فکر و غم زیادہ ہوجائے اس کا جسم بیمار ہوجاتا ہے، جس کا اخلاق برا ہو اس کا نفس عذاب میں مبتلا ہوجاتا ہے اور جو شخص لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرے اس کی مروّت ساقط اور عزت ختم ہوجاتی ہے۔ نیز نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام مجھے بتوں

(۱) شعب الایمان للبیہقی، باب فی حسن الخلق، فصل فی الحلم والتؤدۃ، ج۶ ص ۳۴۲، رقم ۸۴۳۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کی پوجا سے، شراب نوشی سے اور لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے روکتے رہے۔"

حدیث [۱۵]

حاجی کے لیے اللہ کا خاص انعام

حدّثني أحمد بن صالح بن سعد قال: حدّثني محمد بن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إنّ رسول الله ﷺ قال لأبي هريرة رضي الله عنه:

يا أباهريرة! إنّ على الركن الأسود لسبعين ملكًا يستغفرون للمسلمين وللمؤمنين بأيديهم، والراكعين والساجدين والطائفين۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

"حجر اسود پر ستّر فرشتے مقرر ہیں جو مسلمانوں، رکوع کرنے والوں، سجدہ کرنے والوں اور طواف کرنے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔"

حدیث [۱۶]

تین عمدہ اوصاف

أخبرنا أبوعبدالله الحافظ حدّثني أبومنصور أحمد بن محمد بن عبدالله العنبري الصوفي النيسابوري نزيل بغداد نا عبدالله بن أحمد بن عامر نا أبي نا علي بن موسى الرضا نا موسى بن جعفر المرتضى حدّثني أبي جعفر بن محمد نا أبي عن أبيه علي بن الحسين عن أبيه عن عليّ قال: قال

---

(۱) أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه للفاكهي، ذكر فضل الركن الأسود... الخ، ج۱، ص ۸۳، رقم ۴، دار خضر، بيروت

رسول اللہ ﷺ:

رأس العقل بعد الدين التودد إلى الناس واصناع الخير إلى كل بر وفاجر۔(۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دین کے بعد عقل کی سردار لوگوں سے محبت کرنا ہے اور ہر نیک و بد کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا ہے۔''

حدیث[۱۷]

میّت کی مغفرت کے لیے کیا پڑھے؟

حدّثنا أبو محمد عبدالعزيز بن عبدالرحمن الخلال بمكة ثنا عبدالرحمن بن إسحاق الكاتب ثنا إبراهيم بن المنذر الحزامي ثنا الحسين بن زيد بن علي بن الحسين بن علي عن جعفر بن محمد عن أبيه عن يزيد بن عبدالله بن ركانة بن المطلب قال:

كان رسول الله ﷺ إذا قام للجنازة ليصلي عليها قال: اللهم عبدك وابن أمتك احتاج إلى رحمتك، وأنت غني عن عذابه إن كان محسنًا فزد في إحسانه وإن كان مسيئًا فتجاوز عنه۔(۲)

ترجمہ: امام باقر حضرت یزید بن عبداللہ بن رکانہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں:

---

(۱) شعب الایمان للبیہقی، باب فی حسن الخلق، فصل فی طلاقۃ الوجہ، ج۶، ص۲۵۶، رقم ۸۰۶۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجنائز، ج۱، ص۵۱۱، رقم ۱۳۲۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یوں دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ عَبۡدُكَ وَابۡنُ أَمَتِكَ اِحۡتَاجَ إِلٰى رَحۡمَتِكَ ،وَأَنۡتَ غَنِيٌّ عَنۡ عَذَابِهِ إِنۡ كَانَ مُحۡسِنًا فَزِدۡ فِي إِحۡسَانِهِ وَإِنۡ كَانَ مُسِيۡئًا فَتَجَاوَزۡ عَنۡهُ۔“

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا ہے۔ یہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گنہ گار ہے تو اسے معاف فرما۔

حدیث [۱۸]

متعہ حرام ہے

حدّثني يحيى بن قزعة حدّثنا مالك عن ابن شهاب عن عبدالله والحسن ابني محمد بن علي عن أبيهما عن عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه:

أنّ رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن أكل لحوم الحمر الإنسية۔(۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمادی۔“

حدیث [۱۹]

علم اور بردباری

حدّثنا عبدالوهاب بن رواحة قال: نا أبو كريب قال: نا حفص بن

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۂ خیبر، ص ۱۰۳۶، رقم ۴۲۱۶، دار ابن کثیر، دمشق بیروت

بشر قال: نا حسن بن حسين بن زيد عن أبيه عن جعفر بن محمد عن محمد بن علي عن علي بن الحسين عن الحسين بن علي عن عليؓ قال: قال رسول الله ﷺ:

والذي نفسي بيده، ما جمع شيئ إلى شيئ أفضل من حلم إلى علم۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کوئی شی کسی شی کے ساتھ جمع نہیں ہوئی جو افضل ہو، سوائے بردباری کے جس کے ساتھ علم ہو۔''

حدیث [۲۰]

قرآن اور اہل بیت

حدّثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي قال: حدّثنا زيد بن الحسن عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله قال:

رأيت رسول الله ﷺ في حجّته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب، فسمعته يقول:

يا أيّها الناس إنّي تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلّوا: كتاب الله، وعترتي أهل بيتي۔ (۲)

ترجمہ: امام باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں

---

(۱) المعجم الأوسط للطبرانی، ج۵، ص۱۲۰، رقم ۴۸۴۶، دار الحرمین، القاہرۃ

(۲) جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب أہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ج۶، ص۱۲۴، رقم ۳۷۸۶، دار الغرب الاسلامی، بیروت

نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن دیکھا، آپ اپنی اونٹنی ''قصواء'' پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے لوگو! میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے [۱] اللہ کی کتاب [۲] میری عترت یعنی اہل بیت۔''

حدیث [۲۱]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین نصیحتیں

حدّثنا عبدالوهاب بن رواحة قال: نا أبو كريب قال: نا حفص بن بشر قال: نا حسن بن حسين عن أبيه عن جعفر بن محمد عن محمد بن علي عن علي بن الحسين عن الحسين بن علي عن عليّ قال: قال رسول الله ﷺ:

ثلاث من لم يكن فيه فليس منّي ولا من الله، قيل: وما هنّ؟ قال: حلم يردّ به جهل الجاهل، أو حسن خلق يعيش به في الناس، أو ورع يحجزه عن معاصي الله۔ (۱)

ترجمہ: امام باقر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین چیزیں جس میں نہ ہوں اس کا تعلق مجھ سے اور اللہ سے نہیں ہے! عرض کیا گیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: بردباری جو جاہل کی جہالت کو دور کرے، حسنِ اخلاق جس کے ساتھ لوگوں میں زندگی گزارے اور ایسی پرہیزگاری جو اللہ کی نافرمانیوں سے روکے۔''

---

(۱) المعجم الأوسط للطبرانی، ج۵، ص۱۲۰، رقم ۴۸۴۸، دار الحرمین، القاهرة

حدیث[۲۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلوار پر لکھی ہوئی نصیحت آموز تحریر

نا الحسین نا أبو غسان عن الحسین بن زید عن جعفر ابن محمد عن أبیه عن علی قال: لما أن ضم إلیه سلاحه یعنی النبی ﷺ قال:

وجدت فی ذؤابة أو علاقة سیفه ثلاثة أحرف : صل من قطعك ،وقل الحق ولو علی نفسك ،وأحسن إلی من أساء إلیك ۔(۱)

ترجمہ: امام باقر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہتھیار کو اپنی تحویل میں لیا تو فرمایا:

’’میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلوار کے دستے پر تین جملے لکھے ہوئے دیکھے:

[۱] جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو

[۲] حق بات کہو اگر چہ وہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو

[۳] جو تمہارے ساتھ برا برتاؤ کرے تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔‘‘

حدیث[۲۳]

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے

حدّثنا عبداللہ بن أحمد بن حنبل ثنا عباس بن الولید النرسی ثنا مسلم بن خالد عن جعفر بن محمد عن أبیه عن امرأة یقال لها أم معقل قالت: قال رسول اللہ ﷺ:

اعتمری فی رمضان فإنها تعدل حجة ۔(۲)

---

(۱) کتاب المعجم لابن الاعرابی، رقم ۱۵۰۷، دار ابن الجوزی، المملکة العربیة السعودیة

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، أم معقل الأسدیة، ج ۲۵ ص ۱۵۵، رقم ۳۷۴، مکتبة ابن تیمیة، القاهرة

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ امّ معقل نامی ایک عورت سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رمضان المبارک میں عمرہ کیا کرو، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔''

حدیث [۲۴]

پیدل حج کرنے کی فضیلت

حدّثني أحمد بن صالح قال: ثنا علی بن عیسی قال: ثنا إبراهیم بن محمد الفزاری عن عبدالرحمن بن اسحاق عن أبي جعفر محمد بن علی عن أبیه رضی الله عنهما قال: إن النبی صلی الله علیه وسلم قال:

فضل المشاة علی الرکبان فی الحج کفضل القمر لیلة البدر علی النجوم۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پیدل حج کرنے والے کو سوار ہو کر حج کرنے والے پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کو ستاروں پر۔''

حدیث [۲۵]

ایّام تشریق میں روزہ رکھنا منع ہے

أخبرنا عبیدالله بن موسی العبسی أخبرنا إسرائیل عن جابر عن محمد بن علی عن بدیل بن ورقاء قال:

---

(۱) أخبار مکة فی قدیم الدهر وحدیثه للفاکهی، ذکر المشی فی الحج وفضله، ج۱، ص ۳۹۷، ۳۹۸، رقم ۸۴۶، دار خضر، بیروت

أمرنی رسول الله ﷺ أيّام التشريق أن أنادی : هذه أيّام أكل وشرب فلا يصومهنّ أحد۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام تشریق میں مجھے حکم دیا کہ میں اعلان کردوں: یہ (اللہ کی جانب سے) کھانے اور پینے کے دن ہیں، لہذا کوئی شخص ان ایام میں ہرگز روزہ نہ رکھے۔''

حدیث [۲۶]

وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرشتوں کی تعزیت

أخبرنا أبو جعفر محمد بن محمد بن عبدالله البغدادی ثنا عبدالله بن عبدالرحمن بن المرتعد الصنعانی ثنا أبو الوليد المخزومی ثنا أنس بن عياض عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال:

لما توفی رسول الله ﷺ غرتهم الملائكة يسمعون الحس ولا يرون الشخص فقالت: السلام عليكم أهل البيت ورحمة الله وبركاته، إن فی الله عزاء من كل مصيبة وخلفًا من كل فائت فبالله فثقوا وإياه فارجوا فإنما المحروم من حرم الثواب، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔ (۲)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

---

(۱) الطبقات الکبیر لابن سعد، حجۃ الوداع، ج ۲، ص ۱۶۸، مکتبۃ الخانجی، القاھرۃ

(۲) المستدرک علی الصحیحین، کتاب المغازی والسرایا، ج ۳، ص ۵۹، ۶۰، رقم ۴۳۹۱، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

آپ فرماتے ہیں:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصالِ ظاہری ہوا تو فرشتوں نے آپ کو گھیر لیا، لوگوں کو ان کی موجودگی کا احساس تو ہوتا تھا لیکن وہ نظر نہیں آ رہے تھے۔ فرشتوں نے اہلِ خانہ کو سلام کرنے کے بعد کہا: بے شک اللہ تعالی ہر مصیبت پر سہارا دیتا ہے اور ہر فوت شدہ کا نعم البدل عطا کرتا ہے۔ تم ان کو اللہ کے حوالے کر دو اور اس کی بارگاہ سے خیر کی امید رکھو۔ کیونکہ محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ والسّلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔''

حدیث[۲۷]

تین دعائیں مقبول ہیں

حدّثنا عليّ بن حجر قال: أخبرنا إسماعيل بن إبراهيم عن هشام الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي جعفر عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ:

ثلاث دعوات مستجابات لاشكّ فيهن، دعوة المظلوم، ودعوة المسافر، ودعوة الوالد على ولده۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین طرح کی دعائیں بلاشک وشبہ قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اولاد کے لیے کی گئی دعا۔''

(۱) جامع الترمذی، کتاب أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی دعوة الوالدین، ج ۳، ص ۴۶۹، رقم ۱۹۰۵، دار الغرب الاسلامی، بیروت

حدیث [۲۸]

حسنین کریمین جنتیوں کے سردار ہیں

حدّثنا أحمد بن رشدين قال: نا أحمد بن عمرو الحميرى المصرى قال: نا محمد بن الحسن بن عبد الله الجعفرى قال: نا جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن الحسين بن على قال: قال رسول الله ﷺ:

الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔''

حدیث [۲۹]

حسنِ نیت سے قرض لینے پر اللہ کی مدد

أخبرناه أبو بكر بن إسحاق أنبأ أبو مسلم ثنا الحجاج بن منهال ثنا القاسم بن الفضل قال: سمعت محمد بن على يقول: كانت عائشة تدان فقيل لها: مالك والدين؟ قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول:

مامن عبد كانت له نية فى أداء دينه إلا كان له من الله عون، فأنا ألتمس ذلك العون۔ (۲)

ترجمہ: امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

---

(۱) المعجم الأوسط للطبرانی، ج۱، ص ۱۱۷، رقم ۳۶۶، دار الحرمین، القاهرة

(۲) المستدرک علی الصحیحین، کتاب البیوع، ج ۲، ص ۲۷، رقم ۲۲۰۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

قرض لیا کرتی تھیں۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ قرض کیوں لیتی ہیں؟ آپ نے جواب دیا: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قرض ادا کرنے کی نیت رکھتا ہوگا، اس کو اللہ تعالی کی مدد ملے گی۔ اور میں اسی مدد کی متلاشی ہوں۔''

حدیث [۳۰]

جمعہ کی رات فرشتہ کی ندا

حدّثنا على بن عبدالله بن الفضل بمصر قال: أنا محمد بن وكيع قال: ثنا محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن موسى بن جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن أبي طالب قال: حدّثنى عمّ أبي الحسين بن موسى عن أبيه عن جده جعفر ابن محمد عن أبيه عن على بن الحسين عن على قال: قال رسول الله ﷺ:

إن الله عزوجل ينزل فى كل ليلة جمعة من أول الليل إلى آخره السماء الدنيا ،وفى سائر الليالى فى الثلث الآخر من الليل ،فيأمر ملكًا ينادى : هل من سائل فأعطيه ؟ هل من تائب فأتوب عليه؟ هل من مستغفر فأغفر له ؟ ياطالب الخير أقبل،وياطالب الشر أقصر ۔(۱)

ترجمہ: امام محمد باقر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ عزوجل ہر شبِ جمعہ رات کے ابتدائی پہر سے انتہائی پہر تک آسمان

(۱) کتاب النزول للدارقطنی، ذکر الروایۃ عن أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب... الخ ص ۱۴، ۱۵، رقم ۳، دار الثقافۃ العربیۃ، دمشق

دنیا پر تجلی فرماتا ہے۔ اور دیگر راتوں میں رات کے آخری پہر میں، اور ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ ندا دے: ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت کا طلب گار کہ اس کی مغفرت فرما دوں؟ اے خیر کے طالب! آگے بڑھ، اور اے شر کے طالب! باز آجا۔''

حدیث [۳۱]

کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے

حدّثني علي بن إبراهيم نا يعقوب بن محمد نا علي بن أبي علي اللهبي عن جعفر بن محمد عن أبيه قال:

مرت درة بنت أبي لهب برجل فقال: هذه بنت عدوّ الله، فأقبلت إليه وقالت: ذكر الله أبي لنباهته وشرفه وترك أباك لخموله، ثم ذكرت ذلك للنبي ﷺ فقال:

لا يؤذى مسلم بكافر۔(۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت درہ بنت ابولہب کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا، اس آدمی نے کہا: یہ اللہ کے دشمن کی بیٹی ہیں۔ اس پر آپ اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور اس سے کہا: اللہ تعالی نے میرے باپ کو اس کی شہرت اور شرف کی بنا پر ذکر کیا ہے اور تمہارے باپ کو اس کی گمنامی کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے، پھر آپ نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کو کافر کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے۔''

---

(۱) کتاب الحلم لابن أبي الدنیا ص ۷۲، رقم ۱۱۲، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت

حدیث [۳۲]

دفاع کرتے ہوئے مر جانے والا شہید ہے

أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدّثنا سعيد بن عمرو الأشعثي قال: حدّثنا عبثر عن مطرف عن سوادة بن أبي الجعد عن أبي جعفر قال:

كنت جالسًا عند سويد بن مقرن فقال: قال رسول الله ﷺ:

من قتل دون مظلمته فهو شهيد۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی زیادتی سے بچنے کے لیے لڑتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔''

حدیث [۳۳]

نوزائیدہ بچہ کا نام کب رکھا جائے؟

حدّثنا علي بن الجعد أخبرنا عبد الله بن جعفر عن جعفر بن محمد عن أبيه وقال: قال رسول الله ﷺ:

يسمّى الصبي يوم السابع۔ (۲)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بچہ کا نام ساتویں دن رکھ دیا جائے۔''

---

(۱) سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، باب من قاتل دون مظلمتہ، ص ۵۵۸، ۵۵۹، دار الحضارۃ، الریاض

(۲) کتاب العیال لابن أبی الدنیا، ج ۱، ص ۱۹۵، رقم ۵۵، دار ابن القیم، الدمام

حدیث [۳۴]

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کس نے تیار کی؟

حدّثنا زید بن أخزم الطائی البصری قال: حدّثنا عثمان بن فرقد قال: سمعت جعفر بن محمد عن أبیه قال:

الذی ألحد قبر رسول الله ﷺ أبو طلحة، والذی ألقی القطیفة تحته شقران مولی رسول الله ﷺ۔

قال جعفر: وأخبرنی عبید الله بن أبی رافع قال: سمعت شقران یقول: أنا والله طرحت القطیفة تحت رسول الله ﷺ فی القبر۔(۱)

ترجمہ: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی لحد تیار کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت شقران نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبید اللہ بن ابورافع نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت شقران رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: خدا کی قسم! میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک میں آپ کے نیچے چادر بچھائی تھی۔''

حدیث [۳۵]

جنت کا راستہ بھول گیا

حدّثنا یوسف بن الحکم الضبی ثنا محمد بن بشیر الکندی ثنا

(۱) جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الثواب والحد یلقی ... الخ، ج ۲، ص ۳۵۲، رقم ۱۰۴۷، دار الغرب الاسلامی، بیروت

عبيدة بن حميد حدّثني فطر بن خليفة عن أبي جعفر محمد بن علي بن حسين عن أبيه عن جده حسين بن علي قال: قال رسول الله ﷺ:

من ذكرت عنده فخطيئ الصلاة عليّ خطيئ طريق الجنة۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے تو وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

حدیث [۳۶]

مردوں کا حسن وجمال زبان میں ہے

حدّثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: حدّثني أبي ثنا موسى ابن داود ثنا الحكم بن المنذر عن عمر بن بشر الخثعمي عن أبي جعفر محمد بن علي قال:

أقبل العباس بن عبد المطلب وعليه حلة وله ضفيرتان وهو أبيض بض فلما رآه النبي ﷺ تبسّم فقال له العباس: ما أضحكك يارسول الله ﷺ أضحك الله سنك؟ قال: أعجبني جمالك يا عم النبي، فقال العباس: ما الجمال في الرجل؟ قال: اللسان۔ (۲)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت ان کے اوپر ایک جبہ تھا، ان کے سفید بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(۱) المعجم الكبير للطبراني، ج ۳، ص ۱۳۸، رقم ۲۸۸۷، مكتبة ابن تيمية، القاهرة

(۲) كتاب الفوائد الشهير بالغيلانيات، ج ۲، ص ۲۶۸، رقم ۲۶۵، دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية

ان کو دیکھا تو مسکرا دیے۔ حضرت عباس نے پوچھا: اللہ تعالی آپ کو خوش رکھے، آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نبی علیہ السلام کے چچا کے حسن و جمال پر مسکرایا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مردوں کا حسن و جمال کس چیز میں ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: زبان میں۔"

حدیث [۳۷]

صدقہ غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرتا ہے

أخبرنا محمد بن أحمد الأصبهانی أنا ابن شهريار و ابن ريدة قالا: ثنا الطبرانی ثنا محمد بن عون السيرافی بالبصرة ثنا أبوالأشعث أحمد بن المقدام ثنا أصرم بن حوشب ثنا قرة بن خالد عن أبي جعفر محمد بن علی بن الحسين قال: قلت لعبدالله بن جعفر بن بن أبي طالب: حدّثنا شيئًا سمعته من رسول الله ﷺ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:

صدقة السر تطفيئ غضب الرب۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے وہ حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سماعت کی ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"خفیہ صدقہ غضبِ الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔"

حدیث [۳۸]

خوش بو استعمال کرنا سنت ہے

أخبرنا أبوعبيدة بن أبي السفر عن عبدالصمد بن عبدالوارث قال: حدّثنا بكر المزلق قال: حدّثنا عبدالله بن عطاء الهاشمی عن محمد

(۱) مسند الشهاب للقضاعی، ج۱ص ۹۲، ۹۳، رقم ۹۹، مؤسسة الرسالة، بيروت

بن علی قال:

سألت عائشة أكان رسول الله ﷺ يتطيب؟ قالت: نعم، بذكارة الطيب المسك والعنبر۔ (۱)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش بو استعمال فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! آپ مشک اور عنبر استعمال کرتے تھے۔

حدیث [۳۹]

بردباری اختیار کرنے کا فائدہ

حدّثنا محمد بن علی الصائغ نا سعید بن منصور ثنا إسماعیل بن عیاش عن عبد العزیز بن عبید الله عن محمد بن علی عن علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

إنّ الرجل ليدرك بالحلم درجة الصائم القائم، وإنّ الرجل ليكتب جبارًا وما يملك إلا أهل بيته۔ (۲)

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک آدمی بردباری کے ذریعے مسلسل روزے رکھنے والے اور قیام کرنے والے کے مقام کو پالیتا ہے، اور ایک آدمی سرکش لکھ دیا جاتا ہے جب کہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔''

---

(۱) سنن النسائی، کتاب الزینۃ، باب العنبر، ص ۶۸۶، رقم ۵۱۱۶، دار الحضارۃ، الریاض

(۲) المعجم الأوسط للطبرانی، ج ۶، ص ۲۳۲، رقم ۶۲۷۳، دار الحرمین، القاهرة

حدیث [۴۰]

میّت کو غسل کس طرح دیا جائے؟

عبدالرزاق عن ابن جریج قال: سمعت محمد بن علی ابن الحسین یخبرنا قال:

غسل النبی ﷺ فی قمیص، وغسل ثلاثًا کلھن بماء وسدر، وولی علیؓ سفلته والفضل بن عباس یحتضن النبی ﷺ، والعباس یصبّ الماء، قال: وعلیؓ یغسل سفلته ویقول الفضل لعلیؓ: أرحنی أرحنی، قطعت وتینی، إنی لأجد شیئًا یتنزل علیّ، قطعت وتینی، قال: وغسل النبی ﷺ من بئر لسعد بن خیثمة یقال لھا الغرس بقبا، قال: وکان النبی ﷺ لایغسل رأسه إلا بسدر، وبه نأخذ، قال: قلت لعبد الرزاق: یبدأ بالرأس أو باللحیة؟ قال: السنة لاشك یبدأ بالرأس ثم اللحیة، ثم قال: أخبرنی حمید أن معمرًا أخبره عن أیوب عن أبی قلابة قال: یبدأ بالرأس ثم اللحیة ثم المیامن یعنی غسل ثلاث مرّات بماء وسدر ثم بماء فھی واحدة، کل غسلة بماء وسدر ثم بماء فھی واحدة۔ (۱)

ترجمہ: ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قمیص سمیت غسل دیا گیا، آپ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا، ہر مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیا گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے زیریں حصہ کے نگران تھے، حضرت فضل بن عباس آپ کو کروٹ دلا رہے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پانی انڈیل رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے زیریں حصہ کو

---

(۱) مصنف عبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب غسل المیت، ج ۳، ص ۳۹۷، ۳۹۸، المکتب الاسلامی، بیروت

دھویا تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے سنبھلنے دیں! مجھے سنبھلنے دیں! آپ نے میری شہہ رگ کاٹ دی ہے، مجھے محسوس ہوا ہے کہ جیسے کوئی چیز مجھ پر آگئی ہے، آپ نے میری شہہ رگ کاٹ دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کے کنویں سے غسل دیا گیا تھا جس کا نام ''غرس'' تھا جو مقامِ قباء میں تھا۔''

راوی کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اپنا سر بیری کے پتہ کے ذریعہ دھوتے تھے۔

علامہ عبدالرزاق کہتے ہیں: ہم اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

ناقل کہتے ہیں: میں نے علامہ عبدالرزاق سے دریافت کیا: پہلے سر دھویا جائے گا یا داڑھی دھوئی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ سنت یہ ہے کہ پہلے سر کو دھویا جائے، پھر داڑھی کو دھویا جائے۔ پھر انہوں نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ پہلے سر دھویا جائے گا، پھر داڑھی دھوئی جائے گی، پھر دائیں طرف کے اعضا کو دھویا جائے گا یعنی تین مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیا جائے گا پھر پانی کے ذریعہ غسل دیا جائے گا، تو یہ ایک مرتبہ ہوگا۔ ہر مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ اور پھر پانی کے ذریعہ غسل دیا جائے، تو یہ ایک مرتبہ ہوگا۔

اللہ رب العزت ہمیں اہلِ بیت عظام وصحابۂ کرام کی سچی محبت عطا فرمائے اور امام باقر کے فیضان سے سرشار فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

کلماتِ تحسین

از: شہزادۂ غوثِ اعظم، نبیرۂ شہنشاہِ کوکن، مخدوم ملت، حضرت العلام ابوالحسنین

سید شاہ آلِ رسول عبد القادر جیلانی قادری مدظلہ العالی

(بانی و سربراہ جیلانی مشن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

فن حدیث میں ''اربعین'' کی تدوین واشاعت کی تاریخی اہمیت ہے، اکابر اسلام نے اس فن میں اپنی یادگاریں چھوڑیں ہیں۔۔۔اس فن کی اشاعت میں اپنا حصہ شامل کرنے والے یقیناً خوش بخت ہیں کہ؛ رسول کریم ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ چہل حدیث کی تحفیظ وتعلیم، تدوین و ترتیب، اشاعت وتقسیم وغیرہ کرنے والوں کی خود مصطفیٰ کریم ﷺ خصوصی شفاعت فرمائیں گے اور ان کے تقویٰ وایمان کی گواہی دیں گے۔۔۔

پیشِ نظر کتاب ''اربعین امام باقر رضی اللہ عنہ'' بھی اسی مبارک سلسلے کی ایک کڑی ہے۔۔۔ جسے فاضل گرامی مولانا معراج علی مرکزی نے جمع کیا اور ضمنی عناوین کے ساتھ بطریق احسن ترتیب دیا۔۔۔اور جیلانی مشن والمختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں کے اشتراک سے عزیز گرامی ابوسنان عتیق الرحمٰن رضوی کی والدہ مرحومہ طاہرہ بانو کے ایصال ثواب کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔۔۔

فقیر قادری دعا گو ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ اس علمی خراج وایصالِ ثواب کے طفیل مرحومہ اور آپ کے خانوادے کے تمام خوش عقیدہ مرحومین کی بے حساب وعتاب وکتاب بخشش ومغفرت فرمائے، اور درجات بلند فرمائے۔۔۔فاضل مرتب اور ہم سب کے لیے بخشش ونجات کا ذریعہ بنائے، نیز ہم سب کو اہل سنت وجماعت مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کا جذبہ راسخ وصادق عطا فرمائے۔۔۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

دعا گو:

فقیر قادری ابوالحسنین سید شاہ آلِ رسول عبد القادر جیلانی قادری غفرلہ (ممبئی)

۴، محرم الحرام ۱۴۴۶ھ/10 جولائی 2024ء